بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ وَعَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۳/۵۸ | ۱۹ ذوالحجہ ۱۳۸۸ھ | ۸ امان ۱۳۴۸ ہش | ۸ مارچ ۱۹۶۹ء | نمبر ۵۵

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اخلاقی معجزات وہ کام کر سکتے ہیں جو اقتداری معجزات نہیں کر سکتے

اکثر لوگ ظاہری معجزات و خوارق کی بجائے اخلاقِ فاضلہ سے زیادہ متاثر ہوتے ہیں

"خوش اخلاقی ایک ایسا جوہر ہے کہ موذی سے موذی انسان پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔ کسی نے کیا اچھا کہا ہے کہ ع

لطف کن لطف کہ بیگانہ شود حلقہ بگوش

فاسق آدمی جو انبیاء کے مقابلہ پر تھے خصوصاً وہ لوگ جو ہمارے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقابلہ پر تھے ان کا ایمان لانا معجزات پر منحصر نہ تھا اور نہ معجزات و خوارق ان کی تسلی کا باعث تھے بلکہ وہ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاقِ فاضلہ کو ہی دیکھ کر آپؐ کی صداقت کے قائل ہو گئے تھے۔ اخلاقی معجزات وہ کام کر سکتے ہیں جو اقتداری معجزات نہیں کر سکتے۔ الاستقامۃ فوق الکرامۃ کا یہی مفہوم ہے۔ اور تجربہ کر کے دیکھ لو کہ استقامت کیسے کرشمے دکھاتی ہے۔ کرامت کی طرف تو چنداں التفات ہی نہیں ہوتا۔ خصوصاً آج کل کے زمانہ میں۔ لیکن اگر پتہ لگ جائے کہ فلاں شخص با اخلاق آدمی ہے تو اس کی طرف جس قدر رجوع ہوتا ہے وہ کوئی مخفی امر نہیں۔ اخلاقِ حمیدہ کی زد ان لوگوں پر بھی پڑتی ہے جو کئی قسم کے نشانات کو دیکھ کر بھی اطمینان اور تسلی نہیں پا سکتے۔ بات یہ ہے کہ بعض آدمی ظاہری معجزات اور خوارق کو دیکھ کر ایمان لاتے ہیں۔ اور بعض حقائق و معارف کو دیکھ کر مگر اکثر لوگ وہ ہوتے ہیں جن کی ہدایت اور تسلی کا موجب اخلاقِ فاضلہ اور التفات ہوتے ہیں۔" (رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء)

اخبار احمدیہ

۔ ربوہ ۷ امان۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور حضور کی حرم حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق آج صبح تازہ اطلاع نہیں مل سکی۔ جیسا کہ احباب کو علم ہے۔ ان دنوں حضور کی طبیعت حرارت اور کھانسی کی وجہ سے اور حضرت سیدہ کی طبیعت گردہ میں انفیکشن کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب جماعت صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔ آج صبح حضور کی طبیعت بہتر ہے۔ بخار ۹۹ درجہ ہے

۔ ربوہ ۷ امان۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ احباب حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت و عافیت اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

۔ ربوہ ۷ امان۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کی عام طبیعت تو بہتر ہے۔ لیکن کسی کسی وقت گھبراہٹ کی تکلیف ہو جاتی ہے۔ احباب توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے۔

۔ ربوہ ۷ امان۔ مکرم محمد شفیق صاحب قیصر اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے بیرونِ پاکستان جانے کے لئے کل ۶ امان کو جناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ سے کراچی روانہ ہو گئے۔ بہت سے احباب نے اسٹیشن پر پہنچ کر اپنے مجاہد بھائی کو الوداع کہا۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔

۵ امان کو تین بجے سہ پہر دفتر وکالت تبشیر میں مکرم محمد شفیق صاحب قیصر کے اعزاز میں ایک الوداعی تقریب کا بھی اہتمام کیا گیا۔ جس میں تحریکِ جدید اور صدر انجمن احمدیہ کے وکلاء اور ناظر صاحبان نیز کارکنان کے علاوہ محترم جناب صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریکِ جدید نے بھی شرکت فرمائی۔ اس موقعہ پر احباب نے اپنے مجاہد بھائی کو پھولوں کے ہار پہنائے۔ اور مصافحہ و معانقہ کر کے انہیں پُرخلوص طور پر الوداع کہا۔ آخر میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم قیصر صاحب کا سفر و حضر میں حافظ و ناصر ہو۔ اور انہیں بیش از پیش خدمتِ دین کی توفیق بخشے آمین۔

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۸ امان ۱۳۴۸ ہش

اللہ تعالیٰ سے محبت کا معیار

اللہ تعالیٰ کے حقوق تو یہ ہیں کہ انسان اللہ تعالیٰ کی عبادت میں اپنا سب کچھ لگا دے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نے حقوق کے دو ہی حصے رکھے ہیں۔ ایک حقوق اللہ دوسرے حقوق العباد۔ اس پر بہت کچھ قرآن کریم میں بیان کیا گیا ہے ایک مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

فَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَذِكْرِكُمْ اٰبَآءَكُمْ اَوْ اَشَدَّ ذِكْرًا

یعنی اللہ تعالیٰ کو یاد کرو جس طرح پر تم اپنے باپ دادا کو یاد کرتے ہو۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔ اس جگہ دو رمز ہیں۔ ایک تو ذکر اللہ کو ذکر آبا سے مشابہت دی ہے۔ اس میں یہ سر ہے کہ آبا کی محبت ذاتی اور فطری محبت ہوتی ہے۔ دیکھو بچہ کو جب ماں مارتی ہے۔ وہ اس وقت بھی ماں ماں ہی پکارتا ہے۔ گویا اس آیت میں اللہ تعالیٰ انسان کو ایسی تعلیم دیتا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے فطری محبت کا تعلق پیدا کرے۔ اس محبت کے بعد اطاعت امر اللہ کی خود بخود پیدا ہوتی ہے۔ یہی وہ اصلی مقام معرفت کا ہے۔ جہاں انسان کو پہنچنا چاہیئے۔ یعنی اس میں اللہ تعالیٰ کے لئے فطری اور ذاتی محبت پیدا ہو جاوے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۴۸)

اللہ تعالیٰ سے فطری اور ذاتی محبت کی وضاحت کرتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ایک اور مقام پر یوں فرمایا ہے اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى۔ اس آیت میں ان تین مدارج کا ذکر کیا ہے۔ جو انسان کو حاصل کرنے چاہئیں۔ پہلا مرتبہ عدل کا ہے اور عدل یہ ہے کہ انسان کسی سے کوئی نیکی کرے بشرط معاوضہ۔ اور یہ ظاہر بات ہے کہ ایسی نیکی کوئی اعلیٰ درجہ کی بات نہیں بلکہ سب سے ادنےٰ درجہ یہ ہے۔ کہ عدل کرو اور اگر اس پر ترقی کرو تو پھر وہ احسان کا درجہ ہے۔ یعنی بلا عوض سلوک کرو۔"....

لیکن اس سلوک میں بھی ایک قسم کی خود غرضی ہوتی ہے۔ کسی نہ کسی وقت انسان اس احسان یا نیکی کو جتا دیتا ہے۔ اس لئے اس سے بھی بڑھ کر ایک تعلیم دی۔ اور وہ اِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى کا درجہ ہے۔ ماں جو اپنے بچہ کے ساتھ سلوک کرتی ہے۔ وہ اس سے کسی معاوضہ اور انعام واکرام کی خواہشمند نہیں ہوتی۔ وہ اس کے ساتھ جو نیکی کرتی ہے محض طبعی محبت سے کرتی ہے۔ اگر بادشاہ اس کو حکم دے کہ تو اس کو دودھ مت دے۔ اور اگر یہ تیری غفلت سے مر بھی جاوے تو تجھے کوئی سزا نہیں دی جاوے گی۔ بلکہ انعام دیا جاویگا اس صورت میں وہ بادشاہ کا حکم ماننے کو تیار نہ ہوگی۔ بلکہ اس کو گالیاں دے گی۔ کہ یہ میری اولاد کا دشمن ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ذاتی محبت سے کر رہی ہے۔ اس کی کوئی غرض درمیان نہیں یہ اعلےٰ درجہ کی تعلیم ہے جو اسلام پیش کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۴۸، ۲۴۹)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ آیہ

اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى

میں نیکی کرنے کے جو تین مدارج ہیں۔ یہ حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں پر حاوی ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس طرح محبت کرنا جس طرح ماں اپنے بچے کے ساتھ کرتی ہے۔ جس کی محبت کی کوئی غرض نہیں ہوتی جو نہ اس محبت کا عوضانہ چاہتی ہے۔ اور نہ محض اس لئے کرتی ہے کہ یہ عدل کا تقاضہ ہے۔ بلکہ اس لئے کرتی ہے کہ اس کے بغیر وہ رہ نہیں سکتی۔

الغرض سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے بھی اور اس کی مخلوق سے بھی جب اِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى کے درجہ کی محبت کی جائے تو اس وقت انسان معرفت الٰہیہ اور خدمت خلق میں کمال کو پہنچتا ہے۔ محض عدل اور احسان کی حد تک محبت کامل نہیں ہوتی۔ انگریزی میں کسی کام میں انتہائی شغف کو (Missionary spirit) یعنی مبلغانہ روح سے کام سرانجام دینا کہا جاتا ہے۔ یعنی جس طرح ایک کامل الایمان مبلغ محض دلی محبت کی وجہ سے تبلیغ کرتا ہے۔ اسی طرح کوئی نیک کام سرانجام دینا احسن ترین سمجھا جاتا ہے۔ کیونکہ بے دلی سے کوئی کام کیا جائے تو اس کا نتیجہ خاطر خواہ نہیں نکل سکتا۔ آیہ محولہ بالا میں اِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى کا مقام ایسا ہی درجہ ہے۔ جس کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ماں کی محبت کا نام دے کر سمجھایا ہے۔ الغرض اللہ تعالیٰ کی عبادت ہو یا خدمت خلق۔ انسان ان میں اسی وقت کمال حاصل کر سکتا ہے۔ جب وہ ان کو اس طرح کرے کہ گویا وہ اس کو اسی طرح فطری تحریک سے کر رہا ہے۔ جس طرح ماں فطری تحریک سے اپنے بچہ کو دودھ پلاتی ہے۔

متفرق

الحاد کا اُمڈ کر طوفان آرہا ہے
ترغے میں ہر طرف سے ایمان آرہا ہے
نمرود بن رہے ہیں فرعون تن رہے ہیں
لیکر تمام لشکر شیطان آرہا ہے

جو کرتے ہو تم خوب خدا دیکھ رہا ہے
اخلاق کی یہ نشو و نما دیکھ رہا ہے
اے مصطفوی اُسوۂ حسنہ کے امینو
اسلام کا مفہوم نیا دیکھ رہا ہے

میں تمہاری دید سے محروم ہوں
عید کے دن عید سے محروم ہوں
مجھ کو ہے تنویر دعوے عشق کا
حسن کی تائید سے محروم ہوں

تنویر

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
اخبار الفضل
خود خرید کر پڑھے۔

احمدیت ـــــ یعنی ـــــ اسلام کی نشاۃ ثانیہ

تقریر محترم شیخ مبارک احمد صاحب۔ برموقع جلسہ سالانہ ۶۸ء

(۴)

عقیدۂ ناسخ و منسوخ

پانچویں بات جس کو احمدیت نے صاف کیا اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور اس کے احیاء کے راستہ کی بہت بڑی روک کو دُور کیا وہ یہ ہے کہ عام طور پر یہ خیال پایا جاتا تھا کہ قرآن کریم میں بعض ایسی آیات پائی جاتی ہیں جن کو دوسری آیات نے منسوخ کر دیا ہے۔ گویا نعوذ باللہ قرآن شریف کا کچھ حصہ ایسا ہے جو قابلِ عمل نہیں۔ اس غلط خیال نے یہاں تک زور پکڑا کہ بعض لوگوں نے تو کئی سَو آیات قرآن شریف کی منسوخ قرار دے دیں۔ بعض علماء نے ایسی آیات ۵۰۰ ظاہر کیں بعض نے سَو جیسا کہ ابوجعفر احمد بن اسمٰعیل النحوی مصری نے اپنی کتاب الناسخ والمنسوخ میں لکھا ہے۔ علامہ جلال الدین سیوطی اپنی کتاب تفسیر اتقان میں بیس آیات منسوخ قرار دے دیں اور بالآخر شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے اپنی کتاب الفوز الکبیر فی اصول التفسیر میں لکھا۔

"عَلٰی مَا حَرَّرْتُ لَا یَتَعَیَّنُ النَّسْخُ اِلَّا فِیْ خَمْسِ اٰیَاتٍ"

کہ میری تحریر کے مطابق نسخ صرف پانچ آیتوں میں متعین ہوتا ہے۔

اگر یہ تسلیم کیا جائے کہ قرآن کریم میں ناسخ اور منسوخ دونوں قسم کی آیات موجود ہیں تو دونوں قسم کی آیات کے احکام میں اور مضامین میں اختلاف ہوا۔ ۵۰۰ یا ۱۰۰ یا ۲۰ آیات وغیرہ کے منسوخ اور ناسخ ہونے کا یہ مطلب ہوا کہ اتنے ہی اختلافات کو قرآن کریم میں ان علماء نے خود تسلیم کر لیا اور اختلافات کثیرہ (نعوذ باللہ) قرآن مجید میں پیدا ہو گئے۔ قرآن کریم میں ہی خدا تعالیٰ فرماتا ہے لَوْ کَانَ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰہِ لَوَجَدُوْا فِیْہِ اخْتِلَافًا کَثِیْرًا۔ کہ اگر یہ کلام خدا تعالیٰ کی طرف سے نہ ہوتا تو اس میں بہت سے اختلافات ہوتے۔ اور تم خود اس بات کو مانتے ہو کہ کم و بیش ۵۰۰ یا ۱۰۰ یا ۲۰ اختلافات اس میں پائے جاتے ہیں۔ تو پھر یہ کتاب خدا تعالیٰ کی طرف سے نہ ہوئی۔ نسخ کے دروازہ کو کھول کر گویا علماءِ اسلام نے سارے قرآن کو ہی یقین اور قطعیت کے مقام سے گرا کر شکوک کے گڑھے میں اتار دیا۔ اس غلط خیال کے نتیجہ میں قرآن کریم کا منجانب اللہ ہونا مشتبہ ہو رہا تھا اور قرآن کریم کی حقانیت مشکوک ہو رہی تھی۔ کتاب منار الحق کا مسیحی مصنف ناسخ و منسوخ کے مسئلہ پر اعتراض کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"پس ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ ناسخ آیتیں منسوخ آیتوں کے خلاف ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن میں اختلافِ کثیر ہے۔ پس اب بتاؤ کہ قرآن کس کی جانب سے ہے۔" (صفحہ ۹۴)

احمدیت نے بڑی سختی کے ساتھ اس غلط عقیدہ کا ردّ کیا اور بتایا کہ قرآن کریم میں کوئی آیت ایسی نہیں جو دوسری سے منسوخ ہو اور نہ قرآن کریم میں کہیں اس کا ذکر ہے کہ اس کی بعض آیات دوسری کو منسوخ کرتی ہیں۔ حضرت بانیٔ احمدیت نے فرمایا کہ جن لوگوں نے قرآنی آیات کو منسوخ قرار دیا ہے یہ ان کی اپنی کم علمی ہے کیونکہ اگر ان پر کسی آیت کے معنے واضح نہیں ہوئے تو انہوں نے اسے اپنی کم فہمی کی طرف منسوب کرنے کی بجائے قرآن کریم کی طرف منسوب کر دیا۔ آپؑ نے لکھا ہے کہ کسی آیت کا منسوخ ہونا تو درکنار قرآن کریم کا ایک نقطہ اور ایک شعشہ بھی منسوخ نہیں اور الحمد سے لے کر والناس تک سارا قرآن واجب العمل اور سراسر رحمت ہی رحمت ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں:۔

"جو شخص اپنے نفس کے لئے خدا تعالیٰ کے کسی حکم کو ٹالتا ہے وہ آسمان میں ہرگز داخل نہیں ہوگا۔ سو تم کوشش کرو کہ جو ایک نقطہ یا شعشہ قرآن شریف کا بھی تم پر گواہی نہ دے تا تم اس کے لئے پکڑے نہ جاؤ۔"

(کشتی نوح صفحہ ۲۳)

(۲) پھر حضرت بانیٔ احمدیت نے عقیدہ نسخ کے متعلق لکھا:۔

"علماء نے مسامحت کی راہ سے بعض احادیث کو بعض آیاتِ قرآنی کا ناسخ قرار دیا ہے لیکن حق یہی ہے کہ حقیقی نسخ اور حقیقی زیادت قرآن پر جائز نہیں۔ کیونکہ اس سے اس کی تکذیب لازم آتی ہے۔"

(الحق مباحثہ لدھیانہ)

حق یہ ہے کہ احمدیت نے اس قسم کے غلط خیالات کا جو قرآن کریم کے متعلق عام طور پر مسلمانوں میں پائے جاتے تھے پُرزور ردّ کیا اور احیاءِ اسلام اور اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے فریضہ کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے قرآن کریم کی عظمت کو قائم کیا اور اس کی جلالتِ شان کا سکہ دلوں پر بٹھایا اور مسلمانوں اور تمام بنی نوع انسان کے لئے ضابطۂ حیات کے طور پر پیش کیا۔ اور جس پاک کتاب اور پاک کلام کو لوگوں نے پسِ پُشت ڈال دیا تھا لوگوں کے دلوں میں اس کی محبت جاگزیں کی۔ اس کے معانی پر غور ہونے لگا۔ اس کا درس دیا جانے لگا۔ مختلف زبانوں میں تراجم ہونے لگے اور اکنافِ عالم میں اس کی اشاعت ہونے لگی۔

تحریک احمدیت سے پہلے مسلمان اداروں میں ہر قسم کے علوم پڑھائے جاتے تھے۔ ہر قسم کے مضامین کی تدریس بھی ہوتی تھی لیکن قرآن کریم سے یہ نصاب خالی تھے۔ گھروں میں قرآن کریم تبرک کے طور پر رکھا جاتا لیکن فی الحقیقت مہجور کی طرح۔ لیکن احمدیت نے قرآن کریم کو ایک پاک کتاب اور اللہ تعالیٰ کی زندہ قابلِ عمل کتاب کے طور پر پیش کیا اور تمام غیر مذاہب کے لوگوں پر اس پاک کتاب کا منجانب اللہ ہونا ثابت کیا اور بتایا کہ ہر ایک قسم کی صداقت قرآن کریم میں پائی جاتی ہے اور وضاحت سے اس امر کو ثابت کیا کہ قرآن کریم خوبیوں کی کان ہے۔ حکمتوں کا سرچشمہ ہے۔

حضرت بانیٔ احمدیت علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"خدا نے مجھے بھیجا ہے کہ تا میں اس بات کا ثبوت دوں کہ زندہ کتاب قرآن ہے اور زندہ دین اسلام ہے اور رسول محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔"

(الحکم ۳۱ مئی ۱۹۰۰ء)

پھر آپؑ نے فرمایا:۔

"ہم خدا تعالیٰ کے فضل سے قرآن شریف کی تعلیمات کے ثمرات اور برکات کا نمونہ بھی موجود پاتے ہیں اور ان تمام آثار اور فیوض کو جو نبی کریمؐ کی سچی اتباع سے ملتے ہیں اب بھی پاتے ہیں۔"

اسی طرح آپؑ نے فرمایا:۔

"ہم خدا تعالیٰ کے کلام کو کامل اعجاز مانتے ہیں اور ہمارا یقین اور دعویٰ ہے کہ دوسری کتاب اس کے مقابل نہیں۔ میں علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ قرآن شریف کا کوئی امر پیش کریں وہ اپنی جگہ ایک نشان اور معجزہ ہے۔" (ملفوظات)

حضرت بانیٔ احمدیت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مسلمانوں کی کامیابی اور ترقی کو قرآن کریم کی تعلیماتِ مقدسہ پر عمل پیرا ہونے سے وابستہ قرار دیا اور فرمایا ؎

مسلمانوں پہ تب ادبار آیا
کہ جب تعلیمِ قرآن کو بھلایا۔

قرآن کریم کے غیر محدود معارف و حقائق

چھٹی بات۔ عظمتِ قرآن کریم کے سلسلہ میں احمدیت نے ایک اور بہت بڑی خدمت انجام دی ہے اور وہ یہ کہ عام مسلمانوں میں یہ خیال پیدا ہو گیا تھا کہ قرآنِ شریف کی تفسیر سابقہ معانی اور تفاسیر پر ختم ہو چکی ہے جو حدیث یا گزشتہ مفسرین نے اپنی تفاسیر میں بیان کر دی ہے۔

احمدیت نے اس خیال کا ردّ کیا اور ثابت کیا کہ قرآن کریم کے معانی غیر محدود اور غیر متناہی ہیں اور یہ اس لئے تا ہر زمانہ کی ضرورت کے مطابق قرآن شریف کے نئے نئے معانی ظاہر ہو کر اسلام کی صداقت پر دلیل بنتے رہیں اور بڑے زوردار رنگ میں لکھا کہ صحیفۂ فطرت کے خزانوں کی طرح قرآنی علوم بھی غیر محدود ہیں اور کبھی ختم نہ ہوں گے مگر ان کا انکشاف ضرورت کے مطابق آہستہ آہستہ ہوگا۔ اس طرح احمدیت نے

اس اعتراض کا قلع قمع کر دیا جو اس زمانہ میں نئی روشنی کے دلدادگان کی طرف سے حامیانِ اسلام کے خلاف کیا جاتا تھا کہ تم ہمیں ایک ایسی کتاب کی طرف لے جانا چاہتے ہو جو آج سے تیرہ سو سال پہلے نازل ہوئی تھی۔ حضرت بانیٔ احمدیت علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"اے بندگانِ خدا! یقین رکھو کہ قرآن شریف میں غیر محدود معارف و حقائق کا اعجاز ایسا کامل اعجاز ہے جس نے ہر ایک زمانہ میں تلوار سے زیادہ کام کیا ہے اور ہر ایک زمانہ میں اپنی نئی حالت کے ساتھ جو کچھ شبہات پیش کرتا ہے یا جس قسم کے اعلیٰ معارف کا دعوےٰ کرتا ہے اس کی پوری مدافعت اور پورا الزام اور پورا پورا مقابلہ قرآن شریف میں موجود ہے۔ کوئی شخص برہمو ہو یا بدھ مذہب والا یا آریہ یا کسی اور رنگ کا فلسفی کوئی ایسی الٰہی صداقت نکال نہیں سکتا جو قرآن شریف میں پہلے سے موجود نہ ہو۔ قرآنِ شریف کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے اور جس طرح صحیفۂ فطرت کے عجائب و غرائب خواص کسی پہلے زمانہ تک ختم نہیں ہو چکے بلکہ جدید در جدید پیدا ہوتے جاتے ہیں یہی حال ان صحفِ مطہرہ کا ہے تا خدا تعالےٰ کے قول اور فعل میں مطابقت ثابت ہو۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۱۲۹ تا صفحہ ۱۳۱)

پھر حضرت بانیٔ احمدیت علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:۔

"یہ تو ظاہر ہے کہ قرآن کریم بذاتِ خود بڑا معجزہ ہے اور بڑی بھاری وجہ اعجاز کی اس میں یہ ہے کہ وہ جامع حقائق غیر متناہیہ ہے مگر بغیر وقت کے وہ ظاہر نہیں ہوتے بلکہ جیسے جیسے وقت کے مشکلات تقاضا کرتے ہیں وہ معارف خفیہ ظاہر ہوتے جاتے ہیں۔ دیکھو! دنیوی علوم جو اکثر مخالفِ قرآن اور غفلت میں ڈالنے والے ہیں کیسے آج کل ایک زور کے ساتھ ترقی کر رہے ہیں اور زمانہ اپنے علوم ریاضی اور طبعی اور فلسفہ کی تحقیقاتوں میں کیسی ایک عجیب طور کی تبدیلیاں دکھا رہا ہے۔ کیا ایسے نازک وقت میں ضرور نہ تھا کہ ایمانی اور عرفانی ترقیات کے لئے بھی دروازہ کھولا جاتا تا شرورِ محدثہ کی مدافعت کے لئے آسانی پیدا ہو جاتی۔ سو یقیناً سمجھو کہ وہ دروازہ کھولا گیا ہے اور اللہ تعالےٰ نے ارادہ کر لیا ہے کہ تا قرآن کریم کے عجائبات مخفیہ اس دُنیا کے متکبر فلسفیوں پر ظاہر کرے۔"

(ازالہ اوہام صفحہ ۲۷۷) (باقی)

محترم جناب میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ مرحوم کا ذکرِ خیر

(محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل)

جنوری کے آخر میں کینیڈا کے دور دراز اور سمندروں پار علاقہ میں ایک مخلص اور پاک روح اپنے خالق کے حضور حاضر ہو گئی حضرت میاں عطاء اللہ صاحب سابق امیر جماعتِ احمدیہ راولپنڈی نے اپنے فرزندوں کو تلقین کی تھی کہ میری نعش کو میری وصیت کے مطابق بہشتی مقبرہ میں زمرۂ ابرار کے ساتھ دفن کیا جائے۔ سعادت مند بیٹوں نے اپنے محسن باپ کی خواہش کو پورا کیا اور ہوائی جہاز کے ذریعہ ان کا تابوت کینیڈا سے ربوہ کے لئے روانہ کر دیا اور ساتھ ہی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہٖ کو بذریعہ تار اطلاع دے دی اور نعش کے پہنچنے کے پروگرام سے مطلع کر دیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ نے بصیغہ فوری وہ تار مجھے بھجوا دیا تا جملہ انتظامات ٹھیک طور پر ہو جائیں امیر جماعتِ احمدیہ کراچی اور امیر جماعتِ احمدیہ لاہور کو نعش کے پہنچنے کے پروگرام سے بذریعہ تار دفتر بہشتی مقبرہ کی طرف سے اطلاع کر دی گئی اور علاوہ ازیں ہم نے سید مبارک شاہ صاحب انسپکٹر وصایا کو لاہور بھجوا دیا تا وہ محترم میاں عطاء اللہ صاحب مرحوم کے تابوت کو ربوہ لا سکیں۔ چنانچہ ۶ فروری کو جناب میاں عطاء اللہ صاحب مرحوم کا تابوت ربوہ پہنچ گیا اور پھر ۷ فروری بروز جمعہ بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ نے نماز جنازہ پڑھائی اور جنازہ کو کندھا دیا۔ آخر محترم میاں صاحب موصوف بہشتی مقبرہ میں دفن کئے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

محترم میاں عطاء اللہ صاحب نہایت علم دوست تھے۔ بہت پاکیزہ دینی ذوق رکھتے تھے۔ طالب علمی کے زمانہ سے ہی سلسلہ سے گہری وابستگی رکھتے تھے۔ جن دنوں لاہور کے کالج میں پڑھتے تھے قریباً ہر اتوار قادیان میں گزارہ کرتے تھے۔ محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب امیر جماعت سرگودھا کے ساتھ ابتداء سے آخر تک نہایت گہرے دوستانہ روابط رکھتے تھے۔ کالج کے زمانہ میں بھی موسمی تعطیلات کا کافی حصہ یہ دونوں بزرگ قادیان میں دینی تعلیم کے حصول میں گزارا کرتے تھے۔ وکالت پاس کرنے کے بعد محترم میاں صاحب مرحوم نے شروع شروع میں نواں شہر ضلع جالندھر میں پریکٹس شروع کی تھی۔ حضرت حاجی غلام احمد صاحبؓ آف کریام سے آپ کے بہت مخلصانہ تعلقات تھے۔ ہمارا گاؤں کریہا بھی نواں شہر سے دو تین میل کے فاصلہ پر تھا۔ میرے والد صاحب مرحوم سے بھی میاں صاحب مرحوم کو بہت محبت تھی۔ مجھے جب کبھی گاؤں جانے کا یا اس علاقہ میں تبلیغ کے لئے جانے کا موقع ملتا تو محترم میاں صاحب سے ضرور ملاقات ہوتی جماعتی جلسوں میں محترم میاں صاحب ہمیشہ شرکت فرماتے اور بسا اوقات تقریر بھی فرماتے۔ ان کی تقریر نہایت مؤثر اور برجستہ ہوا کرتی تھی۔ ان کے قیام نواں شہر میں بھی جماعت کے متعدد جلسے ہوئے۔ اس جگہ ہندوؤں کی کافی کثرت تھی اور تجارتی کاروبار پر ان کا قبضہ تھا۔ وکلاء بھی اکثر ہندو تھے۔ محترم میاں صاحب کے تعلقات ان سب لوگوں سے نہایت اچھے تھے اس لئے ہمارے جلسوں میں حاضری کافی ہو جاتی تھی۔

نواں شہر میں چند سال گزارنے کے بعد آپ نے امرتسر میں پریکٹس جاری رکھی۔ آپ آکشن کمشنر بھی مقرر ہوئے۔ یہ زمانہ بھی مذہبی ہنگاموں کا تھا۔ محترم میاں صاحب مرحوم کو اس عرصہ میں بھی خوب خدمتِ دین کی توفیق ملی۔ اس سارے عرصہ میں قادیان کی آمد و رفت بکثرت تھی اور سلسلہ کی طرف سے مفوضہ کام احسن طور پر سرانجام دیتے رہے۔ پاکستان بننے کے بعد آپ راولپنڈی میں مقیم ہوئے اور وکالت کا کام جاری رکھا۔ جماعتِ راولپنڈی کے امیر کے طور پر بھی کئی سال تک بہت محنت سے کام کیا۔ ان کے بچے اعلیٰ تعلیم پا کر بعض بیرونی ممالک میں برسرِ روزگار ہو گئے۔ کینیڈا میں ان کی رہائش تھی۔ بیماری کے باعث بچوں نے علاج اور خدمت کرنے کی نیت سے اپنے والدین کو اپنے پاس بلا لیا اور وہاں پر ہی اب آپکی وفات ہو گئی۔

محترم میاں صاحب کی طبیعت بہت فیاضانہ تھی۔ مہمان نوازی آپکا خاص وصف تھا۔ آمدنی تھوڑی ہو یا زیادہ آپ کی فطری فیاضی میں فرق نہ آتا تھا غرباء اور مساکین کی امداد کرنے میں خاص لذت پاتے تھے۔ اسی وجہ سے بعض دفعہ زیرِ بار بھی ہو جاتے تھے مگر بڑے ہی صابر اور حوصلہ مند بزرگ تھے اپنے پیشہ کی بھی خاص قابلیت رکھتے تھے۔ بسا اوقات وکلاء ان سے مشکل معاملات میں مشورہ لینے کیلئے ان کے مکان پر آتے رہتے تھے۔ جماعتی امور میں بھی سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ آپ کی صائب رائے کی بڑی قدر فرماتے تھے۔ اور اکثر آپ کو قانونی مشوروں میں شامل فرماتے تھے۔ محترم میاں صاحب مرحوم کی ایک خاص وصف جس سے ان کا ہر ملنے والا متاثر ہوتا تھا وہ ان کی تواضع و فروتنی تھی۔ نہایت خاکسارانہ انداز میں گفتگو فرماتے تھے اور ہر شخص کی خیر خواہی ان کا شعار تھا۔ بایں ہمہ دین کے معاملہ میں نہایت غیور تھے۔ مخالفینِ اسلام اور سلسلہ کے معاندین کو نہایت ٹھوس جواب دیتے تھے۔ قرآن شریف پر ہمیشہ تدبر کرتے رہتے تھے۔ ان کا اجتہاد و استنباط بہت دلربا ہوتا تھا۔ غرض محترم میاں عطاء اللہ صاحب مرحوم سلسلہ کے ایک فدائی خادم تھے۔

چند ماہ گزرے کہ مجھے لائل پور سے ایک مخلص دوست نے اپنا خواب لکھ کر بھیجا انہوں نے تحریر فرمایا کہ میں نے دیکھا ہے کہ محترم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ امریکہ سے خود ہوائی جہاز چلا کر آ رہے ہیں اور وہ مسجد مبارک کے قریب اُترے ہیں۔ آپ نے (یعنی خاکسار ابو العطاء نے) ان کا استقبال کیا ہے۔ میں نے اس خواب سے سمجھ لیا تھا کہ محترم میاں صاحب موصوف کی وفات کا وقت غالباً قریب ہے۔ واقعات نے اس خواب کا سچا ہونا ظاہر کر دیا۔ محترم میاں صاحب موصوف کی نعش کو بذریعہ ہوائی جہاز بھجوایا گیا اور رشتہ داروں میں سے کوئی ساتھ نہ آ سکا۔ اور ان کے استقبال کی ذمہ داری کئی طرح سے خاکسار کے ہی سپرد تھی۔ مسجد سے مراد جماعت ہوتی ہے چنانچہ وہ بہشتی مقبرہ کے بابرکت اور مقدس مکینوں میں شامل ہو گئے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ حضرت میاں صاحب مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کے اہل و عیال اور جملہ پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو۔

اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْن۔

یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر
مختلف مقامات پر احمدی جماعتوں کے جلسے

یوم مصلح موعود کے ایک جلسہ میں حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی تقریر

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے دارالرحمت وسطی ۱ و ۲ دارالرحمت شرقی ۱ و ۲ کے اجتماعی جلسہ مصلح موعودؓ مورخہ ۳ فروری ۶۹ء میں کارروائی کے اختتام پر مستورات سے خطاب فرمایا آپ نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ کے متعلق پیشگوئی وقتی اور عارضی نہیں بلکہ ہمیشہ جاری رہنے والی اور دائم ہے بیشک اس کا تعلق آپ کی ذات سے تھا لیکن اس کی برکات، بشارات اور روحانی اثرات جماعت احمدیہ کے لئے لازمانی حیثیت رکھتی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے پیشگوئی فرمائی کہ مجھے ایک بیٹا ملے گا جو متعدد غیر معمولی خصوصیات کا حامل ہوگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ۱۹۴۴ء کے جلسہ سالانہ پر تقریر کرتے ہوئے اس بات کو واضح کر دیا کہ میں ہی وہ موعود بیٹا ہوں جس کا وعدہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیا گیا تھا۔ آپ نے ۵۲ علامات بیان کیں اور اگر دیکھا جائے تو آپ کے دورِ خلافت کے ۵۲ سال کے ہر مہینے، ہر دن اور ہر لمحہ اس بات پر گواہ ہے کہ اس پیشگوئی کا ایک ایک لفظ پورا ہوا۔ اس میں شک نہیں کہ آپ کا نام دنیا کے کناروں تک پہنچ گیا۔ آپ کا ایک نمایاں کارنامہ ہے استحکام خلافت کے خلاف ہر فتنہ کا مقابلہ بڑی بہادری سے کیا۔ ہم عورتوں کو بھی خلافت کے ساتھ خاص وابستگی رکھنے اور خلیفۂ وقت کے ساتھ دلی تعلق رکھنے کی کوشش کرنی چاہیئے اور اپنی اولادوں کو خلافت کی برکات سے آگاہ کرتے رہنا چاہیئے اور انہیں یہ یاد دلاتے رہنا چاہیئے کہ خدا کی جماعت ہمیشہ ایک ہاتھ پر متحد ہو کر ترقی کرتی ہے۔ حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے خواتین کو لجنہ اماء اللہ کو مضبوط بنانے اجلاسوں میں حاضر ہونے اور پروگرام کو دلچسپ و کامیاب بنانے کی تلقین کی اور فرمایا کہ دین کے کاموں میں دلچسپی لینے سے خدا تعالیٰ بھی ذہن کو جلا دیتا ہے اور اپنی برکات و انوار سے نوازتا ہے۔

چھور چک ۱۱۷ ضلع شیخوپورہ

مورخہ ۲۱/۲/۶۹ بعد نماز عشاء مسجد احمدیہ میں زیر صدارت جناب ڈاکٹر غلام قادر صاحب پریذیڈنٹ جلسہ مصلح موعود منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم ماسٹر سید علی صاحب ہاشمی نے پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ پڑھ کر سنائے۔

پھر مکرم حافظ محمد اسماعیل صاحب نے ایک "عظیم الشان نشان" اور ڈاکٹر غلام محمد صاحب ریٹائرڈ کیپٹن ڈاکٹر نے "مصلح موعود کا مقام" کے موضوعات پر مضامین پڑھے۔ خاکسار نے ایک تقریر کی جس کا موضوع "پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق" تھا۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

(محمد ابراہیم سیکرٹری جماعت احمدیہ)

ایبٹ آباد

جماعت احمدیہ ایبٹ آباد نے یوم مصلح موعودؓ کے سلسلہ میں مورخہ ۲۱/۲/۶۹ بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ میں اجلاس منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد پیشگوئی کے اصل الفاظ سید محمد منیر صاحب ہاشمی نے پڑھ کر سنائے۔ مولوی عبد السبوح صاحب ایڈووکیٹ نے قرآن کریم سے مصلح موعود کی پیشگوئی بیان فرمائی۔ بعد میں خاکسار نے پیشگوئی کا پس منظر بیان کرتے ہوئے ثابت کیا کہ ایسی پیشگوئی کے مصداق حضرت سیدنا محمود تھے بالآخر حضرت المصلح الموعودؓ کے الفاظ میں جماعت احمدیہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیا۔ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی درازی عمر، پاکستان کے اندرونی و بیرونی خطرات سے محفوظ رہنے کے لئے اجتماعی دعا کر کے جلسہ برخواست کیا گیا الحمد للہ کہ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا

(چراغ دین مربی و صدر جماعت احمدیہ)

راولپنڈی

مورخہ ۲۰/۲/۶۹ مسجد نور راولپنڈی میں بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم چوہدری احمد جان صاحب امیر جماعت حلقہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک و نظم کے بعد محترم میاں اللہ بخش صاحب نے پیشگوئی پسر موعود کے الفاظ اور پس منظر بیان فرمایا۔ پھر مکرم سید مقبول احمد صاحب نے حضرت فضل عمر کے متعلق چند ذاتی مشاہدات کا ذکر فرمایا اور آپ کے اخلاق حمیدہ اور جماعت سے محبت کے ایمان افروز واقعات سنائے بعدہ مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب ایم ایس سی نے "قومیں اس سے برکت پائیں گی" کے موضوع پر تقریر کی۔ ازاں بعد مکرم حاجی احمد خان صاحب ایاز ایڈووکیٹ نے "المصلح الموعود کے کارنامے" بیان فرمائے اور بتایا کہ حضور کا سب سے بڑا کارنامہ استحکام خلافت ہے مکرم عبد الرحمٰن صاحب خاکی نے "فتنوں اور اندرونی اختلافات سے محفوظ" رہنے کے واقعات بیان فرمائے بالآخر مربی سلسلہ مکرم محمد شفیع صاحب اشرف نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ یہ پیشگوئی قبولیت دعا کا عظیم الشان ثبوت ہے۔ یہ اپنے اندر تسلسل رکھتی ہے جو ہمیں خلافت ثالثہ کی صورت میں نظر آ رہا ہے۔

آخر پر مکرم امیر صاحب نے معززین اور احباب کا شکریہ ادا کیا اور اجلاس دعا پر برخاست ہوا

(جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ راولپنڈی)

پشاور

مورخہ ۲۱ تبلیغ ۱۳۴۸ ہش مطابق ۲۱ فروری ۱۹۶۹ء بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ سول کوارٹرز میں زیر صدارت محترم میاں محمود احمد صاحب قائم مقام امیر جماعت احمدیہ پشاور جلسہ یوم مصلح موعودؓ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد صدر جلسہ نے پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر بیان فرمایا اور پیشگوئی کے الہامی الفاظ پڑھ کر سنائے اس کے بعد مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ نے پیشگوئی کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور مخالفین کے بعض اعتراضات کے مدلل جوابات دئے ازاں بعد مکرم مرزا نثار احمد صاحب فاروقی نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ بعدہٗ مکرم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد احمدیہ لندن نے پیشگوئی کے الہامی الفاظ "وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی" پر روشنی ڈالی۔ اور اس ضمن میں افریقہ کے مشنوں کے متعدد ایمان افروز واقعات سنائے جو سامعین کے ازدیاد ایمان کا باعث ہوئے۔ اس کے بعد محترم صدر جلسہ نے اپنی اختتامی تقریر میں پیشگوئی کے بعض پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور آخر دعا پر جلسہ برخاست ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد)

کھاریاں

مورخہ ۲۰ فروری بروز اتوار صبح دس بجے مسجد احمدیہ میں جماعت احمدیہ کھاریاں کے زیر اہتمام جلسہ یوم مصلح موعود منعقد ہوا جلسہ کی صدارت مکرم مولوی سراج الدین صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام مڈل سکول کھاریاں نے کی۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک و نظم سے ہوا۔

چوہدری محمد عبد اللہ صاحب زعیم انصار اللہ نے پیشگوئی مصلح موعود کے الہامی الفاظ پڑھ کر سنائے۔

خاکسار نے بزرگان سلسلہ کی پیشگوئیاں مصلح موعود کے بارے میں کے عنوان پر کی۔ مظفر احمد صاحب نے نظم پڑھی۔ دوسری تقریر مکرم محمد سمیع صاحب طاہر نائب قائد خدام الاحمدیہ نے کی۔ موضوع تھا "حضرت مصلح موعودؓ کے کارنامے"

اس کے بعد مولوی دین محمد صاحب شاہد ایم اے مربی سلسلہ نے تقریر کی۔ صدر جلسہ نے حضرت مصلح موعودؓ کے ذریعے خلافت کی تنظیم کو جو استحکام نصیب ہوا اور حضور نے جو راہیں متعین فرمائیں ان کی افادیت پر روشنی ڈالی اور خلافت کی برکات کی وضاحت فرمائی۔

اسکے بعد دعا ہوئی اور جلسہ ٹھیک بارہ بجے دوپہر اختتام پذیر ہوا۔

عادل ایاز سیکرٹری اصلاح و ارشاد

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

وعدہ جات تحریک خاص لجنہ اماء اللہ

برائے پانچ لاکھ روپے قسط ۶

حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ذیل میں تحریک خاص کے لئے انفرادی طور پر جلسہ سالانہ کے موقعہ پر یا بعد میں جن بہنوں نے وعدے لکھوائے تھے وہ شائع کئے جا رہے ہیں ابھی تک صرف دو تین لجنات کی طرف سے تفصیلی وعدہ جات موصول ہوئے ہیں۔ لجنہ مرکزیہ نے وعدہ جات کے لئے فارم چھپوائے ہیں۔ بہنیں وہ منگوا کر تفصیلی وعدہ جات اس پر درج کر کے بھجوائیں یاد رہے کہ مال میں نام کنندہ کروانے کے لئے ۵۰۰/- روپے کی رقم مقرر ہے جو چار سال کے عرصہ میں ادا کرنی ہوگی۔ جو بہنیں وعدہ بڑھانا چاہیں۔ وہ اطلاع دیں۔

۱۔	امۃ الرشید اہلیہ ڈاکٹر صلاح الدین سیالکوٹ	۱۰۰/-
۲۔	نور زینب 〃	۱۰۰/-
۳۔	رحیم بی بی محمد صادق صاحب پال سیالکوٹ	۱۰۰/-
۴۔	رضیہ بیگم چوہدری بشارت احمد صاحب سیالکوٹ	۱۰۰/-
۵۔	خالدہ آفتاب گوجرانوالہ	۱۰۰/-
۶۔	بشریٰ بیگم بھاکا بھٹیاں ضلع گوجرانوالہ	۱۰۰/-
۷۔	تاج بیگم 〃	۱۰۰/-
۸۔	لطیف بیگم قلعہ جے سنگھ 〃	۱۰۰/-
۹۔	صادقہ میر صاحبہ 〃	۱۰۰/-
۱۰۔	فضیلت بیگم صاحبہ 〃	۱۰۰/-
۱۱۔	غلام سکینہ کوثر 〃	۱۰۰/-
۱۲۔	نصرت جہاں بیگم شیخ یعقوب اللہ وزیر آباد	۱۰۰/-
۱۳۔	بیگم شیخ انعام اللہ 〃 آباد	۱۰۰/-
۱۴۔	ارشاد بیگم چوہدری بشیر احمد صاحب گجرات	۱۰۰/-
۱۵۔	اہلیہ ملک عبدالرحمان صاحب گجرات	۱۰۰/-
۱۶۔	اہلیہ ڈاکٹر برکت اللہ صاحب گجرات	۱۰۰/-
۱۷۔	اہلیہ ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب 〃	۱۰۰/-
۱۸۔	ہاجرہ بیگم صدر لجنہ کھاریاں	۱۰۰/-
۱۹۔	نصرت جہاں اہلیہ ظفر اللہ کھاریاں	۱۰۰/-
۲۰۔	شہزادہ بیگم سیٹھی ولی الرحمٰن جہلم	۱۰۰/-
۲۱۔	سادہ بیگم میجر سر تاج احمد دوالمیال	۱۰۰/-
۲۲۔	کرم بی بی اہلیہ جنرل نذیر احمد صاحب مرحوم	۱۰۰/-
۲۳۔	خورشید بیگم ملک رشید احمد دوالمیال	۱۰۰/-
۲۴۔	سعیدہ بیگم جہلم	۱۰۰/-
۲۵۔	سلیمہ اختر بنت عبدالکریم صاحب امیر جماعت جہلم	۱۰۰/-
۲۶۔	زکیہ عطاء راولپنڈی	۱۰۰/-
۲۷۔	مقصودہ دختر اہلیہ قریشی نور الحسن صاحب اسلام آباد	۱۰۰/-
۲۸۔	منصورہ قریشی بنت 〃 〃 〃	۱۰۰/-
۲۹۔	امۃ النصیر رشید ملتان	۱۰۰/-
۳۰۔	بیگم چوہدری رشید احمد ملتان	۱۰۰/-
۳۱۔	خدیجہ بیگم چوہدری عبدالرزاق ملتان	۱۰۰/-
۳۲۔	کرم بی بی چک ۱۳ R 〃	۱۰۰/-
۳۳۔	رضیہ بیگم چوہدری نذر محمد خانیوال	۱۰۰/-
۳۴۔	بیگم سردار امیر محمد خان کوٹ قیصرانی	۱۵۰/-
۳۵۔	بیگم سردار منظور احمد خان 〃	۱۰۰/-
۳۶۔	اقبال بیگم سیف الرحمان پشاور	۱۰۰/-

وقف جدید ضلع وار نظام اور مربی صاحبان

ضلع وار نظام کے قیام کی اصل غرض جیسا کہ امراء صاحبان اور عہدیداران حضرات کو بخوبی یہ علم ہے کہ ضلع کی تمام چھوٹی بڑی جماعتوں کو ایک مضبوط اور منظم ربط میں پرو دیا جائے۔ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے مربی صاحبان پر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے

مربی صاحبان جب اپنے ہیڈ کوارٹر کے ارد گرد دورہ فرما دیں۔ تو اس امر کی طرف خاص طور پر توجہ فرما دیں کہ جس جماعت میں وہ جاتے ہیں۔ آیا اس جماعت نے وقف جدید کے چندے کی طرف توجہ دی ہے کہ نہیں کیا وہاں سے وعدہ جات اور وصولی کی فہرستیں مرکز میں پہنچ چکی ہیں؟ نیز کیا مرکز سے انہیں اطلاع مل چکی ہے کہ ان کے وعدے اور وصولی باقاعدہ طور پر درج رجسٹر ہو چکی ہے؟۔

بعض مربی صاحبان نے اس سلسلے میں قابل قدر کام کیا ہے۔ ان کے نام ان شاء اللہ العزیز حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں دعا کے لئے پیش کر دئے جائیں گے۔

(ناظم مال)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کا لڑکا چند دنوں سے شدید بیمار ہے۔ احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالسلام پان فروش رحمت بازار ربوہ)

۲۔ خاکسار کی اہلیہ مسلسل زکام اور دردوں کی وجہ سے بیمار چلی آ رہی ہے احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(نعیم احمد نعیم جنرل سٹور رحمت بازار ربوہ)

۳۔ خاکسار ایک لمبے عرصہ سے تبخیر معدہ اور اعصابی تشنج میں مبتلا ہے احباب دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے شفاء عطا فرما دے۔

(محمد دین احمدی لالہ موسیٰ)

۴۔ مکرم سید مبشرات احمد صاحب سینئر افسر تحقیقات زرعی ترقیاتی بنک آف پاکستان بہاولپور۔ کچھ عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت یابی کے لئے دعا فرما دیں۔ (ناظر بیت المال آمد)

۵۔ الحاج سید میر احمد خلیل ابن علی ۲۹/۶ کو Dhahran کے ذریعے ابوظبی ملازمت کی خاطر جا رہے ہیں۔ دعاؤں کی اشد ضرورت ہے۔ (ام جمیل)

۶۔ میرے والد مرزا غلام رسول صاحب سخت کاروباری پریشانیوں میں مبتلا ہیں احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جلد پریشانیاں دور فرمائے۔

(مرزا قمر الدین منڈی بہاؤ الدین)

اعلان گمشدہ رسید بک خدام الاحمدیہ

قائد صاحب مجلس خوشاب نے اطلاع دی ہے کہ رسید بک نمبر ۳۷۵۲ گم ہو گئی ہے۔ تمام خدام کو اعلان ہذا کے ذریعے مطلع کیا جاتا ہے کہ مذکورہ رسید بک پر کسی قسم کا کوئی چندہ ادا نہ کریں۔ اور اگر کسی کو اس رسید بک کا علم ہو تو فوری طور پر مرکز کو اطلاع دے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

۳۷۔	ناصرہ بیگم بنت شیخ عبدالغفور مردان	۱۵۰/-
۳۸۔	نور جہاں بیگم پشاور	۱۰۰/-
۳۹۔	بشریٰ بیگم ڈاکٹر منظور احمد پشاور	۱۰۰/-
۴۰۔	امۃ الحفیظ بیگم رسالدار فضل الٰہی مردان	۱۰۰/-

شکریہ احباب

میرے بڑے بھائی مکرم چوہدری محمد شریف صاحب فاضل انچارج گیمبیا مشن یکم فروری کو کار کے حادثہ میں زخمی ہو گئے تھے۔ حادثہ شدید تھا۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص فضل سے معجزانہ طور پر بھائی صاحب کو بچا لیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ اب وہ خدا تعالےٰ کے فضل سے صحت یاب ہو کر احمدیہ مشن میں واپس تشریف لے آئے ہیں۔ میں اپنی طرف سے اور اپنے خاندان کے تمام افراد کی طرف سے تمام بزرگان و احباب سلسلہ کا ممنون ہوں جنہوں نے اس موقعہ پر اپنی خاص دعاؤں سے مدد فرمائی۔ اور احوال پرسی فرمائی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء برادرم محترم نے بھی تمام احباب کی خدمت میں محبت بھرا سلام علیکم لکھا ہے۔ اور دعاؤں کے لئے شکریہ کا اظہار فرمایا ہے۔

احباب سے یہ بھی درخواست ہے کہ برادرم چوہدری صاحب کی صحت کاملہ و سلامتی کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ والاجر عند اللہ

محمد صدیق صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

اطفال الاحمدیہ کیلئے انعامی وظیفہ

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کی طرف سے ہر سال اطفال الاحمدیہ کے لئے ایک انعامی وظیفہ جاری کیا جاتا ہے۔ اس کے لئے امتحان کا نصاب درج ذیل ہے۔

۱۔ بچوں کے لئے تاریخ احمدیت مؤلفہ شیخ خورشید احمد صاحب

۲۔ دس اشعار از درثمین نظم "جمال و حسن قرآن"

۳۔ پانچ سورتیں زبانی (سورۃ فاتحہ کے علاوہ)

۴۔ انٹرویو برائے معلومات عامہ متعلق اسلام و سلسلہ احمدیہ

اطفال الاحمدیہ کے عہدہ داران سے درخواست ہے کہ اطفال کو اس امتحان کے لئے تیار کروائیں۔ تا زیادہ سے زیادہ اطفال اس امتحان میں شامل ہوں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ولادت

عزیزم چوہدری محمد احمد صاحب واہ کو اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص فضل سے چار بچیوں کے بعد لڑکا عطا فرمایا ہے۔ الحمد للہ۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے نومولود کا نام عزیز احمد تجویز فرمایا ہے۔

نومولود محترم ڈاکٹر نور احمد صاحب مرحوم لائل پوری کا پوتا اور چوہدری علی احمد صاحب شادیوال خورد ضلع گجرات کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو نیک اور صالح بنائے اور والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔

خاکسار غلام رسول
تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ

شفتل اور ریسیم سے ہونیوالا جانوروں کا مہلک
اپھارہ
"اکسیر اپھارہ" کے صرف ایک پیکٹ سے نشول میں غائب۔ غیر مفید ثابت ہونے پر قیمت واپس کر دینے کی رعائت فی پیکٹ -/۱ درجن پر ۳۳ فیصد کمیشن۔ دو درجن پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی ربوہ

مرغی خانہ کھولنے کا موسم آگیا
خدا کے فضل سے ہمارے چوزے مارکیٹ میں بہت مقبول ہوئے ہیں۔ اور سینکڑوں کی تعداد میں سپلائی کئے جا رہے ہیں۔ یہ چوزے انڈے دینے میں بیمثال۔ صحت مند ہر لحاظ سے بہتر اور گارنٹی شدہ ہیں۔ ان کی سالانہ اوسط ۲۵۰ انڈے سے بھی زائد ہے۔ مرغی خانہ کے شائقین جلد آرڈر ریزرو کرا لیں۔
(۱) ریٹ ایک روزہ چوزے ۱۵۰ روپے سینکڑہ
(۲) ایک ہزار سے زائد آرڈر پر ۱۲۵ روپے سینکڑہ
بٹھانے والے انڈے ۶ روپے درجن
مینیجر خلیل پولٹری فارم ربوہ

قائدین اضلاع متوجہ ہوں

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے نونہالان احمدیت کی تربیت کے لئے ہر احمدی بچے کا وقف جدید کے مالی جہاد میں شامل ہونا ضروری قرار دیا ہے۔ وقف جدید کا نیا سال شروع ہو چکا ہے۔ تمام احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ اپنے بچوں کو بھی بابرکت تحریک میں شامل کریں۔ اور وعدہ لکھوا کر ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں۔

قائدین اضلاع کی خدمت میں پُر زور درخواست ہے کہ وہ پوری کوشش اور جدوجہد فرما کر سو فیصد اطفال سے وعدہ جات حاصل کر کے جلد از جلد مرکز میں بھجوائیں اور ان کی ادائیگی کروانے کے لئے بھی باقاعدہ کوشش فرماتے رہیں۔ آپ سب کے تعاون اور ہمت و کوشش کی اشد ضرورت ہے۔ براہ مہربانی اس بابرکت تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے سعی بلیغ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(سیکرٹری مال۔ وقف جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

احمدیت کا روحانی انقلاب

بہت سے لوگوں کو اس کا علم ہی نہیں کہ احمدیت دنیا میں ایک روحانی انقلاب پیدا کر رہی ہے۔ ان اسلام سے دور لوگوں کے نام الفضل جاری کروا کر انہیں احمدیت کی کامیابیوں سے روشناس کرائیے۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

آپ بھی تو محاذ پر ہیں
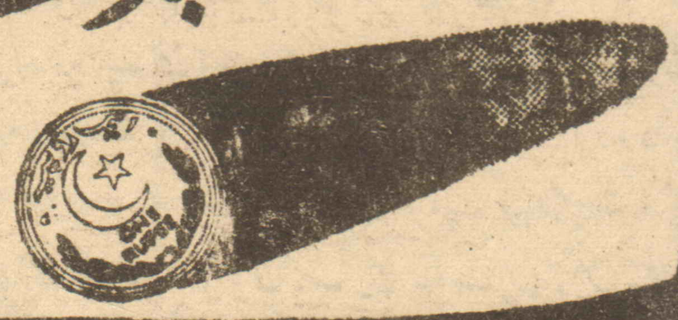
جب آپ ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ خریدتے ہیں تو آپ دفاعی جدوجہد میں برابر کے شریک کار ہیں۔ آج کل دفاع وطن اچھے اسلحہ کے بغیر ممکن نہیں۔ اور یہ اسلحہ فراہم کرنے کے لئے سرمائے کی ضرورت ہے۔ اپنے وطن کی آزادی کے تحفظ کے لئے زیادہ سے زیادہ روپے کے سرٹیفکیٹ خرید رکھئے۔
آپ کا سرمایہ دس سال میں دگنا ہو جائے گا
ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ
بچت پیجئے وطن کے لئے
۵ ۱۰ ۵۰ ۱۰۰ ۵۰۰ ۱۰۰۰ اور ۵۰۰۰ کے شرح کے سرٹیفکیٹ ہر بینک اور ڈاکخانے سے دستیاب ہیں۔
ADGROUP CDNS

قربانی کے طور پر کسی جانور کو ذبح کرنا ایک قشر ہے۔

اس کا مغز وہ اخلاص ہے جو اس قربانی کے پیچھے کام کر رہا ہوتا ہے۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ الحج کی آیت لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَ لَا دِمَآؤُھَا وَ لٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ کی تفسیر کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:-

"جس کے پاس تقویٰ ہو اس کی اٹھنی بھی اس شخص کے سو روپے سے زیادہ قیمت رکھتی ہے جو تقوےٰ سے خالی ہو۔ کیونکہ قرآن کریم نے یہ اصول بیان کیا ہے کہ اللہ تعالےٰ خون اور گوشت کو نہیں دیکھتا بلکہ قربانی کرنے والے کی نیت کو دیکھتا ہے۔ ایک امیر آدمی آسانی کے ساتھ سو اونٹ یا سو دُنبے خدا تعالےٰ کی راہ میں ذبح کر سکتا ہے۔ لیکن ایک غریب آدمی جو سال بھر قربانی کے لئے پیسے جمع کرتا رہتا ہے۔ اور جس کا ایک ایک دن اس حسرت میں گذرتا ہے۔ کہ کاش میرے پاس اتنی رقم جمع ہو جائے کہ میں ایک دفعہ عید کے موقعہ پر قربانی کر کے اس کا کچھ گوشت خدا کی راہ میں تقسیم کر دوں۔ اور کچھ گوشت اپنے دوستوں کو تحفۃً پیش کروں، وہ اگر سال بھر کی محنت اور تگ و دو کے بعد ایک معمولی سی بکری یا چھوٹی سی دُنبی قربان کرتا ہے تو کیا تم سمجھتے ہو کہ خدا تعالےٰ اس کی معمولی سی بکری یا چھوٹی سی دُنبی کو رد کر دے گا۔ اور اس امیر کے موٹے تازے دُنبوں کو قبول کرے گا۔ اگر خدا تعالےٰ انسانی عمل پر فیصلہ کرتا تو یقیناً اس امیر کے موٹے تازے دُنبے قبول کر لئے جاتے۔ اور اس غریب کی معمولی سی بکری یا چھوٹی سی دنبی رد کر دی جاتی۔ مگر اللہ تعالےٰ کا فیصلہ انسانی اعمال پر نہیں ہوگا۔ بلکہ وہ فرماتا ہے یَنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ۔ خدا تعالےٰ کے حضور قربانی کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا۔ بلکہ تمہارے دلی جذبات اس تک پہنچتے ہیں۔ یعنی ان کے مطابق فیصلہ ہوتا ہے۔ اگر اس کے پاس گوشت اور خون پہنچا کرتا۔ تو وہ اچھا گوشت پسند کر لیتا۔ اور وہ ان قربانیوں کو قبول کر لیتا جن میں بہت زیادہ خون بہایا ہو۔ مگر وہ فرماتا ہے۔ ہمارے پاس ان چیزوں میں سے کوئی چیز نہیں پہنچتی۔ ہمارے پاس تو قربانی کے پیچھے جو نیت ہوتی ہے وہ پہنچا کرتی ہے۔ ایک چھوٹی سی دنبی ذبح کرنے والے کی نیت بہت اعلیٰ تھی۔ اور دو سو بڑے بڑے دنبے ذبح کرنے والے کی نیت ایسی اعلیٰ نہیں تھی۔ تو قیامت کے دن جس نے دو سو دنبے ذبح کئے ہوں گے۔ اگر اس کے ساتھ اعلیٰ اخلاص نہ ہوگا تو اس کے ساتھ دو سو دنبے نہیں ہوں گے بلکہ ایک مریل سی دنبی ہوگی۔ اور جس نے ایک چھوٹی سی دنبی ذبح کی تھی۔ اگر اس نے اعلیٰ اخلاص اور محبت کے ساتھ یہ قربانی کی تھی تو قیامت کے دن اس کے ساتھ ایک چھوٹی سی دنبی نہیں ہوگی بلکہ ہزارہا موٹے تازے دنبے ہوں گے۔ کیونکہ اس جہان میں سب کی سب چیزیں نیت کے تابع ہو جاتی ہیں۔

یہ تو روحانی نقطۂ نگاہ سے قربانیوں کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔ مادی لحاظ سے غور کرو تو تمہیں معلوم ہوگا۔ کہ اللہ تعالےٰ سے جس قدر اشیاء دنیا میں پیدا کی ہیں ان میں سے ہر ایک کا ایک چھلکا ہوتا ہے اور ایک مغز ہوتا ہے۔ دنیا میں کوئی مغز ایسا نہیں جو بغیر چھلکے کے ہو۔ اور کوئی چھلکا ایسا نہیں جس کے اندر مغز نہ ہو۔ یہی کیفیت روحانی اعمال کی بھی ہے مثلاً نماز میں قیام اور قعود اور رکوع اور سجود ایک چھلکا ہیں۔ لیکن وہ روحانی اثر جو اس قیام و قعود کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے وہ مغز ہے۔ قربانیوں میں بھی کسی جانور کو ذبح کرنا ایک قشر ہے۔ لیکن وہ اخلاص جو اس قربانی کے پیچھے کام کر رہا ہوتا ہے۔ وہ مغز ہوتا ہے۔ اسی لئے خدا تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ تمہاری قربانیوں کے گوشت اور خون خدا تک نہیں پہنچتے بلکہ تمہارا تقویٰ خدا تک پہنچتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم ص۵۹)

چندہ برائے سائنس بلاک جامعہ نصرت ربوہ

(حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مجلس مشاورت ۱۹۶۷ء کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے جامعہ نصرت میں ایف۔ ایس سی کلاسز کھولنے کی اس شرط پر منظوری عطا فرمائی تھی کہ اس کا نصف خرچ ۷۵ ہزار روپے لجنہ اماء اللہ ادا کرے۔ اس سال مشاورت پر اس تحریک کو دو سال کا عرصہ گذر جائے گا۔ لیکن ابھی ساڑھے تیرہ ہزار روپے کی رقم جمع ہوئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہماری بہنوں نے اس تحریک کی اہمیت کو سمجھا نہیں۔ اسی طرح لجنات نے بھی اس تحریک کو بہنوں تک صحیح رنگ میں نہیں پہنچایا۔ صاحب حیثیت خواتین کوشش کریں کہ سائنس بلاک کے لئے جلد سے جلد چندہ دیں تا عمارت بنائی جا سکے۔ ۷۵ ہزار کی رقم اتنی نہ تھی۔ کہ اس کا جلد سے جلد ادا کرنا عورتوں کے لئے ممکن نہ ہوتا جبکہ پانچ لاکھ روپے انہوں نے چند سال میں مسجد کے لئے ادا کر دیئے۔ سائنس کی اعلیٰ تعلیم موجودہ زمانہ میں ایک ضروری امر ہے۔ بہت ہی سہولت ہو جائے گی احمدی گھرانوں کو کہ یہاں ان کی بچیاں سائنس کے ساتھ ساتھ دینی تعلیم بھی حاصل کر سکیں گی۔ پس اس چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ دیں تا جلد از جلد اس کام کی تکمیل ہو۔ انشاء اللہ اڑھائی صد سے اوپر چندہ دینے والی خواتین کے نام بلاک کی تعمیر کے وقت کندہ کروائے جائیں گے۔

میرے گذشتہ نوٹ کے بعد مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے چندہ آیا ہے۔

۱۔	لجنہ نور نگر فارم	۱۶-۰۰
۲۔	" کریم نگر فارم	۲۰-۰۰
۳۔	" ربوہ	۱۴۵-۵۰
۴۔	" مظفر گڑھ	۳۳-۰۰

انصار اللہ کے لازمی چندہ جات

شوریٰ مجلس انصار اللہ کے مشورہ پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ نے اراکین پر جو چندہ جات لازمی قرار دیئے ہیں۔ وہ یہ ہیں۔

اول۔ چندہ مجلس بشرح ½ پیسہ فی روپیہ آمد پر

دوم۔ چندہ اشاعت لٹریچر۔ ایک روپیہ سالانہ فی رکن

سوم۔ چندہ سالانہ اجتماع ایک روپیہ سالانہ فی رکن

یہ تینوں چندہ جات لازمی ہیں اس لئے عہدہ داران انصار اللہ کا فرض ہے کہ وہ ہر رکن سے اس کے مطابق لازمی طور پر چندہ وصول کریں اور ہر ماہ مرکز میں بھجواتے ہیں۔ جزاکم اللہ خیراً۔ (قائد مال انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب صدر جماعت احمدیہ مالو کے تنگے تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ اعصاب کی کمزوری کے باعث سخت بیمار ہیں اور ڈاکٹروں کے مشورہ کے مطابق ان کے دماغ کا اپریشن ہونے والا ہے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ مکرم چوہدری صاحب کی شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

۲۔ محترم حکیم نظام جان صاحب گوجرانوالہ پیشاب کی بندش کے باعث شدید بیمار ہیں آج کل میو ہسپتال لاہور میں علاج کی غرض سے داخل ہیں۔ جہاں ان کا اپریشن ہوگا۔ احباب جماعت اور صحابہ کرام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ان کی کاملہ و عاجلہ شفایابی اور اپریشن کے کامیاب ہونے کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

(مرزا حمید احمد ایڈووکیٹ شرقی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴